

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝

جلداول
2022

مجموعہ کلام

نعت، منقبت و سلام

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام

سید محمد نقی نقوی

www.youtube.com/@naqinaqvee





ہو بیاں کیسے تری شان رسولِ عربیؐ

ہے تری شان میں قرآن رسولِ عربیؐ

نعت ہم لکھتے ہیں احسانِ ابو طالبؑ ہے
نعت کے بانی ہیں عمرانؑ رسولِ عربیؐ

ورنہ وہ بھاگ گئے ہوتے یہ خم سے لیکر
تیرے قبضے میں تھے پالان رسولِ عربیؐ

اپنے روضے پہ بلا لیجے زیارت کے لئے
پورا کر دیں مرا ارمان رسولِ عربیؐ

نعت لکھنے کی مجھے بھی نقیؔ توفیق ہوئی
آپ کا مجھ پہ ہے احسان رسولِ عربیؐ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



کر دے عطا مِرے خدا، آج کے دن کی شام دو

کہتا ہے دل سناؤں میں، آج کے دن کلام دو

منبر لگاؤ آج دو، جشن کو احترام دو
آج سنیں گے منقبت، آن کے سب امامؑ دو

دین بچانے کیلیئے، جان لٹائی دونوں نے
کر گئے نبیوںؑ سے بڑے، زینبؑ کے بیٹے کام دو

مولا حسنؑ حسینؑ نے، پالا ہے لیکے گود میں
عونؑ و محمدؑ آپ پہ، کرتے ہیں فخر امامؑ دو

عشق عیاں جہان میں، زینبؑ کے بیٹوں نے کیا
جنگ میں بھی گئے ہیں یہ، دیکھ لو گام گام دو

سیرت و شکل و بندگی، رعب و جلال و حوصلہ
عکسِ حسنؑ حسینؑ ہیں، زینبؑ کے لالہ فام دو

شاعرِ اہلبیت
سید محمد نقی نقوی



ساقی ہو آپ کا کرم، چاہئیں دو دو رنگ کے
جب بھی اٹھاؤں میں قلم، مدح کے پاؤں جام دو

تیر و تبر کی شاہؑ کو، کیا ہیں ضرورتیں بھلا
کافی یزیدیوں کے ہیں، قتل کو ساتھ نام دو

شام ہر ایک شامی کی، کرب و بلا میں ہو گئی
کر گئے کفر میں ابھی، اطفال انہدام دو

دونوں جہاد کرتے ہیں، ہاتھوں میں تھامے نیمچے
کر گئے سارے کفر کا، طفل یہ اختتام دو

ایک میں عونؑ کی ثنا، اک میں محمدؑ آپ کی
آج کے دن کئے ہیں یوں، جشن کے اہتمام دو

جذبۂ عشق دیکھئے، ماموں پہ جاں لٹانے کا
ماں کو ہیں اک سلام میں، دیکھو نقیؔ سلام دو

شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



میدان میں کیا جنگ لڑی عونؑ و محمدؑ

دیتے ہیں دعا نانا علیؑ عونؑ و محمدؑ

بن کر سرِ میدان جریؑ عونؑ و محمدؑ
دشمن کئے فی النار کئی عونؑ و محمدؑ

اک بات ہے زینبؑ نے کہی عونؑ و محمدؑ
ہاں مثلِ علیؑ تیغ چلی عونؑ و محمدؑ

جاں کھلتےِ ہوئے قاسمؑ و اکبرؑ نظر آئے
اس گلشنِ ہستی کی کلی عونؑ و محمدؑ

سب دیکھ کے پیکار یہی کہنے لگے ہیں
دونوں ہی ہیں شاگردِ جریؑ عونؑ و محمدؑ

ہاں معرکہ کرتے ہوئے بن جاتے ہیں اکثر
شبرؑ کبھی شبیرؑ کبھی عونؑ و محمدؑ



شاید انھیںؑ شبرؑ نے ہی تیّار کیا ہے
جو بن گئے میداں میں علیؑ عونؑ و محمدؑ

غازیؑ سی وفا دیکھ کے یہ کہتی ہیں زینبؑ
تم دونوں پہ میں صدقہ گئی عونؑ و محمدؑ

بھاگا پسرِ سعد یہ میدان سے کہہ کر
لے آئے قضا میری ابھی عونؑ و محمدؑ

لینے کو چلے حضرتِ قاسمؑ کا یہ بدلا
میداں میں شجاعت کے دھنی عونؑ و محمدؑ

لڑتے ہوئے میدان میں جب دونوں کو دیکھیں
جعفرؑ بھی یہ کہہ دیں ہیں علیؑ عونؑ و محمدؑ

بس مدحتِ زینبؑ میں سناؤ انھیں اشعار
آئے ہیں یہی سن نے نقیؔ عونؑ و محمدؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



منقبت لکھتا رہا ہوں میں خدا کی خاطر

اور لکھی حمدِ خدا آلِ عبا کی خاطر

آیتیں ڈھونڈیں اترنے کے بہانے اکثر
مدحتِ شاہؑ و حسن سبز قباؑ کی خاطر

آیا کرتے ہیں درِ فاطمہ زہراؑ پہ نبیؐ
چادرِ فاطمہ زہراؑ سے شفا کی خاطر

جب فضا میں کبھی محسوس ہوئی مجھ کو گھٹن
آگیا زیرِ علم میں تو ہوا کی خاطر

مصطفیٰؐ آپ کے بیٹوں کی ثنا کرتا ہوں
میں نقیؔ، فاطمہ زہراؑ کی رضا کی خاطر

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



العجل کی دعا پکار میں ہے

فاطمہ زہراؑ انتظار میں ہے

جو بھکاری حسنؑ کے لعل کا ہے
بادشاہوں کی وہ قطار میں ہے

مولاؑ آیا نہیں جواب تِرا
کیا عریضہ وہ رہگزار میں ہے

دوست شبیرؑ کا حبیبؑ ہے جو
چودہ صدیوں سے انتظار میں ہے

کس طرح سے اسے بلائیں بھلا
وہ جو اللہ کے حصار میں ہے

ہے دعا کہہ دیں فوج میں مولاؑ
نام تیرا نقی شمار میں ہے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



منافقوں پہ کریں گے وہ آ کے وار بہت

علیؑ کی مثل چلائیں گے ذوالفقار بہت

جو ایک بندگی صدیوں سے کرتے آئے ہیں
وہ ہے امامِ زمانہؑ کا انتظار بہت

بتولؑ، شبرؑ و سجادؑ، باقرؑ و جعفرؑ
بنیں گے پانچوں کے اک دن حسیں مزار بہت

امامِ عصرؑ کے آنے کے احترام میں خود
جبیں جھکائے ہے خوش بیتِ کردگار بہت

مِری دعاؤں میں اک العجل کی دل سے مِرے
قسم خدا کی نکلتی ہے یہ پکار بہت

چمکنے دین لگا آپؑ کے ظہور کے دن
عیاں یہ ہو گیا ہے آپؑ کا وقار بہت

چمن میں فاطمہ زہراؑ کے پھول کھلنے لگے
نقیؔ ملی مہِ شعبان میں ہے بہار بہت

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



آج یوں اہلِ عزا رونے لگے

آج شاہِ کربلاؑ رونے لگے

دیکھ کر ماں پر مصائب اس قدر
کیا ستم ہے مجتبیٰؑ رونے لگے

فاطمہؑ کی پسلیوں کو دیکھ کر
اشکِ خوں شیرِ خداؑ رونے لگے

قبرِ زہراؑ و حسنؑ کو دیکھ کر
یا الٰہی مصطفیٰؐ رونے لگے

ظلم کتنا بنتِ احمدؐ پر ہوا
سوچ کر کُل انبیاؑ رونے لگے

جب نقیؔ شہہؑ کا ہوا بھائی شہید
مرتضیٰؑ بے انتہا رونے لگے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



جا کے میدان میں کیا حال کیا قاسمؑ نے

خون سے شامیوں کو لال کیا قاسمؑ نے

مرتضیٰؑ، مجتبیٰؑ غازیؑ کی دکھا کر ہیبت
کیا عیاں سورۂ زلزال کیا قاسمؑ نے

بابا شبرؑ نے جو بازو پہ تھا باندھا تعویز
اسی تعویز کو ہے ڈھال کیا قاسمؑ نے

آ کے میدان میں بس اپنا بتا کر شجرہ
ایک رستم کو یونہی زال کیا قاسمؑ نے

جیسے مرحب کا کیا شیرِ خداؑ نے بالکل
ویسے ارزق کا وہی حال کیا قاسمؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



عکس بیعت کا دکھائی نہیں دیگا کبھی صاف
اس طرح آئینے میں بال کیا قاسمؑ نے

آن کر غیض میں مقتل میں سرِ کرب و بلا
حملہ دادا کی ہی تمثال کیا قاسمؑ نے

ہو کے پامال رہِ دینِ محمدؐ میں نقیؔ
لاشِ بیعت کو ہے پامال کیا قاسمؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



جسے کسی کے بھی در سے نہیں ملی ہو گی

اسے حسینؑ نے اولاد بخش دی ہو گی

دیا کوئی بھی بجھا دے تو ہو گی تیرہ شبی
مگر حسینؑ بجھا دیں تو روشنی ہو گی

قطار میں نظر آئیں گے انبیاؑ سارے
جناں میں حضرتِ حرؑ کی جو حاضری ہو گی

کبھی نماز میں لیکر علیؑ کا نام بھی دیکھ
ترِی نماز میں کچھ اور دلکشی ہو گی

ترستے ہوں گے سرِ آسماں اس کو ملک
زمیں پہ بزمِ شہہِ دینؑ جو سجی ہو گی

خدا نے جس سے لئے بال و پر نقیؔ اس کو
حسینؑ ابنِ علیؑ نے اڑان دی ہو گی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



ترا عجیب ہی دشمن پہ وار ہے زینبؑ

ہر ایک خطبہ ترا ذوالفقار ہے زینبؑ

گئیں مدینہ سے کہتی ہوئی یہ شام تلک
حسینؑ ابن علیؑ پر نثار ہے زینبؑ

علیؑ کے بیٹوں کا پہرہ ہے اس کے چاروں طرف
علیؑ کی بیٹی ہے عالی وقار ہے زینبؑ

تمام گھر ہی لٹایا ہے تو نے اس کے لئے
نبیؐ کا دین ترا قرضدار ہے زینب

ہر ایک دل میں بھی تعمیر کر دیا تو نے
جو شہہؑ کا کرب و بلا میں مزار ہے زینبؑ

زمانہ کہتا ہے تجھ کو شریکۃ الشبیرؑ
یوں شہہؑ کے کاموں میں تو حصہ دار ہے زینبؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



ہیں پھول قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ و اکبرؑ
چمن حسینؑ ہیں اور تو بہار ہے زینبؑ

حسنؑ حسینؑ کے ہوتے ہوئے ہیں زینتِ اب
یہ صرف آپ کو حاصل وقار ہے زینبؑ

علیؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو چین سرورؑ کا
دلِ رسولؐ کو تم سے قرار ہے زینبؑ

پڑھیں جو غور سے قرآں تو ہو انھیں معلوم
خدا بھی آپ کا مدحت گزار ہے زینبؑ

وہ انبیاؑ ہوں کہ آیات یا فرشتے ہوں
تمھارے در پہ ہر اک کی قطار ہے زینبؑ

بس اک اشارے سے ہر چیز ہو گئی ساکت
وہ لفظِ کن پہ ترا اختیار ہے زینبؑ



بغیر خون خرابے کے مر گیا ہے یزید
تِرے عجیب ہی خطبوں کی مار ہے زینبؑ

نقیؔ چلی ہے یہ سالار بن کے جانبِ شام
اٹھائے ساتھ امامت کا بار ہے زینبؑ



غاصبوں پر جہاں لعنت نہیں ہونے والی

وہاں نازل کبھی رحمت نہیں ہونے والی

ڈال کر قید میں انؑ کو یہ سمجھتا تھا یزید
بنتِ حیدرؑ سے خطابت نہیں ہونے والی

بولے زینبؑ سے کہ مجلس نہیں ہوگی شہؑ کی
اتنی کم ظرف کی جرأت نہیں ہونے والی

ثانیِ زہراؑ علاوہ ترے دنیا میں کبھی
طرزِ حیدرؑ میں خطابت نہیں ہونے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بڑھ کر ہے نقیؔ
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ہونے والی



صدقہ ہے فقط آپ ہی کا ثانیِ زہراؑ

جو لکھیں گئیں شہہؑ کی ثنا ثانیِ زہراؑ

دربار میں خطبہ جو دیا ثانیِ زہراؑ
یاد آنے لگے شیرِ خداؑ ثانیِ زہراؑ

کرتی تھیں یہی ورد سدا ثانیِ زہراؑ
شبیرؑ پہ سو بار فدا ثانیِ زہراؑ

دیں آپ کے احسانوں کا یا ثانیِ زہراؑ
ہر دور ہی مقروض رہا ثانیِ زہراؑ

جب آپ کا اک خطبہ سنا ثانیِ زہراؑ
بے دینوں کو یاد آیا خدا ثانیِ زہراؑ

دشمن کے مکاں میں غمِ شبیرؑ کی خاطر
کی مجلسِ شبیرؑ بپا ثانیِ زہراؑ



انداز میں حیدرؑ کے ہے کی گفتگو جس نے
ایک آپ ہیں اور ایک خدا ثانیِ زہراؑ

تھا شبرؑ و زہراؑ کی جو تحریر کا اک کام
تقریر سے وہ پورا کیا ثانیِ زہراؑ

خطبوں سے فنا اپنے ہی دشمن کو کیا ہے
ہیں مثلِ حسن سبز قباؑ ثانیِ زہراؑ

جو لہجہ تھا معراج میں وہ آگیا اب یاد
خطبہ جو سرِ شام سنا ثانیِ زہراؑ

دشمن کو فنا کر دیا بن تیغ اٹھائے
یوں آپ بنیں فاطمہؑ یا ثانیِ زہراؑ

دیتے ہیں دعا کہہ کے یہ زینبؑ کو محمدؐ
دیں تم نے بچایا ہے مرا ثانیِ زہراؑ



سورج بھی سرِ عرش نکلتا نہیں جب تک
اس کو نہ اشارہ ہو ترا ثانیِ زہراؑ

جلتے ہوئے خیمے سے امامت کو بچایا
ہے آلِ محمدؐ کی بقا ثانیِ زہراؑ

ہاں آپؑ سے ہی امر میں اسلام کے شہہؑ بھی
کرتے ہیں سدا مشورہ یا ثانیِ زہراؑ

ہوتے ہوئے دو بیٹوں کے ہیں باپ کی زینت
یہ آپ کو ہی اوج ملا ثانیِ زہراؑ

بن جاتا ہے عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ
جو آپ کی گودی میں پلا ثانیِ زہراؑ

اللہ رے زینبؑ کی فضیلت کو تو دیکھو
یہ صرف لقب انؑ کو ملا ثانیِ زہراؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



سجادؑ نے دادا کی جھلک آپؑ میں دیکھی
جو بولنے کی دیکھی ادا ثانیِ زہراؑ

اس بیٹے کو بھی فاطمہ زہراؑ سے ملی ہے
عباسؑ نے پائی جو وفا ثانیِ زہراؑ

وعدہ تھا نبیؐ سے کیا شبیرؑ نے لیکن
پر تم نے اسے پورا کیا ثانیِ زہراؑ

خود بن کے اسیر آپؑ نے زندان میں آ کے
محبس سے کیا دیں کو رہا ثانیِ زہراؑ

ظلمت کی ہواؤں میں کیا تم نے ہی روشن
شبیرؑ کی مجلس کا دیا ثانیِ زہراؑ

آجائیں جگہ چھوڑ کے سادات کی جانب
اب نہر کو دے دیں جو صدا ثانیِ زہراؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



یہ دونوں جہاں کہہ اٹھے سن کر ترِا خطبہ
تم سے ہی ملی کرب و بلا ثانیِ زہراؑ

شبیرؑ کا خوں جب سے بہا کرب و بلا میں
وہ خاک ہوئی خاکِ شفا ثانیِ زہراؑ

خطبوں سے کریں کفر کو بے جان نہ کیونکر
ہیں خواہرِ شاہِ شہداؑ ثانیِ زہراؑ

جو آپؑ کو اور حضرتِ سجادؑ کو دیکھا
باقرؑ نے بھی یوں خطبہ دیا ثانیِ زہراؑ

عاشور کے دن خیمۂ شبیرؑ کے نزدیک
غازیؑ کی جگہ پہرہ دیا ثانیِ زہراؑ

پرداخت یہاں حیدرؑ و جعفرؑ کی عیاں ہے
دیکھی ہے جو بیٹوں کی وفا ثانیِ زہراؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



سنتے ہیں بڑا صبر کیا حضرتِ شہؑ نے
پر آپ نے جو صبر کیا ثانیِ زہراؑ

حیدرؑ نے یہ زینبؑ سے کہا تھا نقیؔ اک دن
ہے تیری ولا عشقِ خدا ثانیِ زہراؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



خدا کے دین کا روشن جو نام کرتے ہیں

یہ کام صرف ہمارے امامؑ کرتے ہیں

دکھا رہے ہیں کرشمہ یہ کربلا میں حسینؑ
شہید ہو کے سناں پہ کلام کرتے ہیں

یہ کہہ رہے ہیں جنابِ سعیدؑ سے شبیرؑ
ہم اب سے خلدِ بریں تیرے نام کرتے ہیں

ابھی ہی آئے ہیں یہ چھوڑ کر سپاہِ یزید
حسینؑ حرؑ کو علیہ السلام کرتے ہیں

جو خط حسینؑ نے بھیجا ہے کھول کر پڑھئے
حبیبؑ آپ کو مولا سلام کرتے ہیں

گلے سے اپنے لگا کے، بنا کے اپنا سپاہ
حسینؑ جونؑ کا بالا مقام کرتے ہیں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



خدا سے طور پہ موسیٰؑ کلام کرتے تھے
حسینؑ نیزے پہ آ کر کلام کرتے ہیں

یہ کربلا نے ہی ثابت کیا ہے کہ شبیرؑ
نبیؐ کے دین کے سارے مہام کرتے ہیں

حسنؑ کا نام پکارا انہیں ازل سے نقیؔ
حسینؑ بھائی کا یوں احترام کرتے ہیں



دل میں رہ جائے گی حسرت نہیں ملنے والی

بنتِ حیدرؑ کی حقیقت نہیں ملنے والی

جس میں زینبؑ ترے بابا کی نہیں ہو مدحت
ایسی قرآن میں آیت نہیں ملنے والی

ثانیِ زہراؑ حقیقت ہے کہ بعدِ زہراؑ
آپ سی صاحبِ عصمت نہیں ملنے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بھی بڑھ کر ہے
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ملنے والی

آگئی شام میں عباسؑ کی ہمشیر، یزید
اب تِری لاش سلامت نہیں ملنے والی

مانگ لے جو بھی تجھے چاہئے ان سے لیکن
تجھ کو شبیرؑ سے بیعت نہیں ملنے والی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



تجھ کو بی بیؑ ہوئی حاصل جو خدا کے نزدیک
ایسی نبیوںؑ کو بھی عظمت نہیں ملنے والی

زینتِ اب ہیں یہ حسنینؑ کے ہوتے ہوئے بھی
ایسی ہر اک کو فضیلت نہیں ملنے والی

شام تک کرب و بلا سے ہمیں تا حشر نقیؔ
جیسی زینبؑ نے کی محنت، نہیں ملنے والی



علم دنیا کو دیا ہے قید میں

علم کا روشن دیا ہے قید میں

آپؑ سے ہاں رابطہ ہے قید میں
حضرتِ بہلولؒ کا ہے قید میں

راہِ حق پر لیکے آئے لوگوں کو
انتقام ایسا لیا ہے قید میں

مثلِ سجادؑ آپؑ نے، زنجیر میں
سجدہ خالق کو کیا ہے قید میں

ظلم کاظمؑ پر ہوئے ہیں کس قدر
طفلی میں دیکھا گیا ہے قید میں

یاد کر کے اپنے جد کی پیاس کو
ایک قیدی رو رہا ہے قید میں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



مولاؑ کروٹ بھی بدل سکتے نہیں
ظلم کتنا ہو رہا ہے قید میں

مجتبیٰؑ کی یاد آئی ہے نقیؔ
زہر انؑ کو جب دیا ہے قید میں



کربلا سے کوفہ تک مرتضیٰؑ سکینہؑ ہیں

مثلِ ثانیِ زہراؑ فاطمہؑ سکینہؑ ہیں

آکے نیزے پر سرورؑ جو کلام کرتے ہیں
شاہِ دیںؑ کی سانسوں کا سلسلہ سکینہؑ ہیں

ساتھ میں تمھارے ہی شام تک چلے باقرؑ
آپ دینِ خالق کا آسرا سکینہؑ ہیں

خضرؑ اور عیسیٰؑ جو زندہ آج تک ہیں یوں
منقبت تمھاری وہ لکھتے کیا سکینہؑ ہیں

بولتے نقیؔ دیکھا نیزے پر سوال آیا
مصطفیٰؐ کے بیٹے کی کیا بقا سکینہؑ ہیں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



کس طرح کرے کون بیاں کیا ہے سکینہؑ

کافی ہے یہی دوسری زہراؑ ہے سکینہؑ

شبیرؑ کا دل جس سے دھڑکتا ہے شب و روز
شبیرؑ پہ اللہ کا وہ تحفہ ہے سکینہؑ

آتی ہے تمھیں نیند فقط چھاتی پہ شہؑ کی
بستر ترِا شبیرؑ کا سینہ ہے سکینہؑ

کرتا ہے شب و روز سلام آپ کو آکر
اک پنجہ جو غازیؑ کے علم کا ہے سکینہؑ

منہ ڈھانپ لیا بالوں سے چادر جو نہیں ہے
کیسا ترِا بازار میں پردہ ہے سکینہؑ

زہراؑ کی طرح کیسے نہ تو ظلم سہے گی
آخر تمھیں زینبؑ نے جو پالا ہے سکینہؑ

مانگا ہے نقیؔ شب کی نمازوں میں اسے تو
خود سوچ لو شبیرؑ کی کیا کیا ہے سکینہؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



سنائی شام میں جو حیدری آواز زینبؑ نے

دکھایا شام کے دربار میں اعجاز زینبؑ نے

یزیدی شام کے دربار میں سب ہو گئے گونگے
کیا ہے خطبوں کا اس طرح سے آغاز زینبؑ نے

سنا کے لہجۂ شیرِ خداؑ میں شام میں خطبے
نظامِ ظلم روکا دے کے اک آواز زینبؑ نے

جہاں بھی جاتیں ہیں یہ ہر جگہ خطبے سناتی ہیں
بتایا یوں یزیدوں کا جہاں میں راز زینبؑ نے

علیؑ دربار میں آئے لگا ہے شامیوں کو یہ
علیؑ کے لہجے کا اپنایا یوں انداز زینبؑ نے

ہیں جتنی دنیا، یوں روکا ہے اُن سب کے نظاموں کو
جو دی دربار میں اسخت کی اک آواز زینبؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



جنابِ مرتضیٰؑ کی ہیں یہ زینت، بیٹوں کے ہوتے
فقط اللہ جانے پایا کیا اعزاز زینبؑ نے

حسینؑ و قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ آئے ہیں اس میں
کیا شعبان کا ایسے نقیؔ آغاز زینبؑ نے



قدم باقدم ہم ارم دیکھتے ہیں

تقیؑ کا جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں

نقیؔ بس اٹھاؤ قلم، دیکھتے ہیں
محمد تقیؑ کے کرم دیکھتے ہیں

لگا، ہو گیا ہم کو دیدارِ جنت
محمد تقیؑ کا حرم دیکھتے ہیں

ملائک خدا کے یہ سجدوں کی خاطر
محمدؐ کے نقشِ قدم دیکھتے ہیں

ازل سے رہے ساتھ حق کے ہیں مولاؑ
نہ شاہی نہ جاہ و حشم دیکھتے ہیں

تقیؑ کے گداوں کا بھی میں گدا ہوں
جہانوں میں میرے بھرم دیکھتے ہیں

علیؑ کا وہ گھر ہے جہاں پہ نقیؔ ہم
محمدؐ کا پھر سے جنم دیکھتے ہیں

شاعرِ اہلبیت
سید محمد نقی نقوی



ہنس کے میدان میں ہر ظلم کو برباد کیا

رن میں بے شیرؑ نے حملہ نیا ایجاد کیا

شاہؑ یہ کہتے تھے کمسن ہیں ابھی آپؑ مگر
آپ نے حملہ بڑا اصغرِ ناشادؑ کیا

آ کے بن تیر و تبر گردنیں سب کی کاٹیں
یعنی بے شیرؑ نے شبرؑ کو بہت یاد کیا

طوق اور بیڑیاں، زنجیر پہن کر، اصغرؑ
آپؑ کے بھائی نے اسلام کو آزاد کیا

لیکے اک تیرِ ستم اپنے گلے پر ہنس کر
ایک کمسن نے بنِ سعد کو برباد کیا

ہو کے قربان رہِ شاہؑ میں اصغرؑ نے نقیؔ
حیدرؑ و فاطمہ زہراؑ کو بہت شاد کیا

شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



مرتضیٰؑ کی جان ہیں مولا نقیؑ

یوں مرا ایمان ہیں مولا نقیؑ

دیکھ لو قرآں یا انؑ کو دیکھ لو
ناطقِ قرآن ہیں مولا نقیؑ

معجزہ دربار میں دکھلا دیا
مجتبیٰؑ کی شان ہیں مولا نقیؑ

جس میں سب قرآں سمٹ کر آ گئے
آپ وہ قرآن ہیں مولا نقیؑ

جو کبھی گنوا نہیں سکتا ہوں میں
آپ کے احسان ہیں مولا نقیؑ

ہے کنویں میں بیٹا، یہ ہیں سجدہ ریز
شکر کی پہچان ہیں مولا نقیؑ

اے خدا تو ہی نقیؔ کو کر عطا
مدح کا عنوان ہیں مولا نقیؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



نبیؐ کا حسنِ جوانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نبیؐ کی یاد دہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہو جان یا کہ ہو سانسیں یا زندگی ہو مری
سب آپ پر ہی لٹانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ثنائیں ہم کو وہاں آپ کی بھی کرنی ہیں
جہاں پہ نعتیں سنانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہزاروں لوگ مسلماں کئے ہیں مولاؑ نے
رسولؐ آپ کا ثانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہوا ہے آج کے دن آپؑ اور نبیؐ کا ظہور
یہ راتیں کتنی سہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نقیؔ، سلونی کا دعویٰ بتا رہا ہے یہی
خدا کے دین کے بانی ہیں جعفرِ صادقؑ



شیرِ خدا ؑ کی منقبت جب بھی کہیں پڑھی گئی

عرش پہ بھی وہ منقبت حشر تلک سنی گئی

روشنی آفتاب کی آتی رہی جہان میں
اور علیؑ کے نور کی شمس کو روشنی گئی

آنے پہ مرتضیٰؑ کے ہے در جو بنا جدار میں
اس کو چھپانے کے لیے سعی ہمیشہ کی گئی

آیا جو مشکلوں میں دیں یہ بھی ہے سیرتِ نبیؐ
نامِ علیؑ پکار کے نادِ علیؑ پڑھی گئی

اتنا کیا رسولؐ نے ذکرِ علیِ مرتضیٰؑ
دونوں جہاں میں یا علیؑ آواز گونجتی گئی

جذبہِ عشقِ مرتضیٰؑ، میثمؓ سے سیکھو کیسا ہو
ہیں سرِ دار وہ مگر مدحِ علیؑ پڑھی گئی

کی نہیں جب تلک علیؑ والوں نے مدحِ مرتضیٰؑ
تب علیؑ والوں سے نقیؔ سانس تلک نہ لی گئی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



وارثِ زینِ عباؑ ہیں باقرؑ

حافظِ دینِ خدا ہیں باقرؑ

داستاں کرب و بلا کی دیکھو
شاہدِ کرب و بلا ہیں باقرؑ

جیسے حیدرؑ کی دعا ہیں عباسؑ
ویسے عابدؑ کی دعا ہیں باقرؑ

ہیں علیؑ باپ، محمدؑ بیٹا
ایسی عابدؑ پہ عطا ہیں باقرؑ

جتنے القاب ہیں، بتلاتے ہیں
علم میں سب سے سوا ہیں باقرؑ

آپؑ پہ آپؑ کے اجداد پہ بھی
میری سب سانسیں فدا ہیں باقرؑ



انؑ کے ہی دم سے ہیں یہ دونوں جہاں
یعنی خالق کی رضا ہیں باقرؑ

ان گنت لوگوں کو لائے حق پر
دینِ احمدؐ کی بقا ہیں باقرؑ

میں بھلا کیسے بھٹک جاؤں نقیؔ
جب مرے راہنما ہیں باقرؑ



کرلیں یہ دونوں جہاں جتنے بھی مل کر سجدے

پھر بھی ہوں گے نہیں عابدؑ کے برابر سجدے

شہؑ نے غربت میں کئے جو تہہِ خنجر سجدے
سارے سجدوں کے بنے ہیں وہ پیمبر سجدے

نامِ سجادؑ جب آتا ہے تو پڑھتے ہیں درود
اسمِ سجادؑ پہ ہم کرتے ہیں اکثر سجدے

تیغ سر پر ہے مگر چہرہ ہے کعبہ کی طرف
نزع کے وقت بھی کرتے رہے سرورؑ سجدے

جو کئے جاتا ہے تو بغضِ علیؑ میں واعظ
لعنتیں کرتے ہیں تجھ پر وہ پلٹ کر سجدے

ہاں پسند آئیں خدا کو بھی عبادات انؑ کی
کون کر سکتا ہے سجادؑ سے بہتر سجدے

دہر میں آتے ہی عابدؑ نے کئے ہوں گے نقیؔ
جیسے شبرؑ نے کئے دنیا میں آ کر سجدے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



مرتبے یہ شان و شوکت کے عیاں ہیں فاطمہؑ

آپ جس کی بیٹی ہیں اس کی بھی ماں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰؐ جس در پہ آ کے روز کرتے ہیں سلام
آپ کے در کے سوا وہ در کہاں ہیں فاطمہؑ

وقتِ مشکل میں بھی تو مشکل کشا ہیں مرتضیٰؑ
پاسبانِ مصطفیٰؐ کی پاسباں ہیں فاطمہؑ

انؑ کو توامِّ ابیہا کا لقب بھی مل گیا
سوچیے کتنی نبیؐ پر مہرباں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰؐ و مرتضیٰؑ و مجتبیٰؑ اور اک حسینؑ
ان میں چاروں آیتوں کے درمیاں ہیں فاطمہؑ

جب پڑھا کوثر کا سورہ تب ہوا معلوم یہ
آپؑ کی عظمت تو قرآں میں نہاں ہیں فاطمہؑ

کوئی حیدرؑ کے علاوہ ہو نہیں سکتا ہے وہ
اے نقیؔ جن کی جہاں میں مدح خواں ہیں فاطمہؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



لبوں پر تیرے مدحت ہے؟ نہیں تو

تو منبر کی اجازت ہے؟ نہیں تو

پکارا جب سے ہم نے نامِ حیدرؑ
پھر آئی کوئی آفت ہے؟ نہیں تو

بنا حُبِّ علیؑ دونوں جہاں میں
جناں جانے کی حسرت ہے؟ نہیں تو

حسینؑ ابنِ علیؑ کو قتل کر کے
یزیدوں کی حکومت ہے؟ نہیں تو

علیؑ کے بن علیؑ کی آل کے بن
"جیئے جانے کی ہمّت ہے؟ نہیں تو"

وہ دستر خوان پر مولا حسنؑ کے
کہیں تھوڑی بھی قلت ہے؟ نہیں تو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



اُنھیں اصغرؑ ہرا دیں گے ہنسی سے
تو تیغوں کی ضرورت ہے؟ نہیں تو

اگر اس میں نہیں ہو مدحِ حیدرؑ
یہ دنیا خوبصورت ہے؟ نہیں تو

نبیؐ کو چھوڑ کر جنگوں سے بھاگے
یہ کوئی کارِ نصرت ہے؟ نہیں تو

اندھیرا قید خانہ اور سجدے
کہیں عابدؑ سی ہمّت ہے؟ نہیں تو

جلاتے ہیں درِ زہراؑ مسلماں
نبیؐ سے کیا یہ الفت ہے؟ نہیں تو

نقیؔ احساں نہیں گر فاطمہؑ کا
تو پھر کیا تیری محنت ہے؟ نہیں تو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



یوں آج کہتا ہے سب کو خدا مبارک ہو

کہ آج خوش ہوئے زین العباءؑ مبارک ہو

جو لائے حضرتِ مختارؓ حرملا کا سر
تو بولے ابنِ شہہِ کربلاؑ مبارک ہو

ہے تاجپوشیِ مہدیؑ کہا کسی نے یہ جب
زباں سے نکلا ہے بے ساختہ مبارک ہو

غمِ حسینؑ کے بعد آئی جو نویں تاریخ
غمِ حسینؑ نے خود یہ کہا مبارک ہو

جو تاجپوشیِ مہدیؑ ہوئی تو بولیں بتولؑ
اک اور لعل ہے مولا بنا مبارک ہو

ہے دن حسین بہت آج کا نقیؔ نقوی
قصیدہ آج بھی تم نے پڑھا مبارک ہو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



تم قرارِ قلبِ زہراؑ کا قرار

تم سے ماتم دینِ احمدؐ کا وقار

جس جگہ نیّت کا ہو دار و مدار
جشن ہوتا ہے وہیں پر شاندار

کرتا ہوں عونؑ و محمدؑ کی ثنا
خوش رہو زینبؑ کی آتی ہے پکار

لاڈلے زینبؑ کے میری شان ہیں
کہتے ہیں یہ عرش سے دلدل سوار

موت کو بھی خوف ہے خود موت کا
بھیجے ہیں غازیؑ نے اپنے فوجدار

یہ جری ابنِ جری ابنِ جری
وہ فرار ابنِ فرار ابنِ فرار



کر رہا ہے آج سجدہ جو کوئی
ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا قرضدار

سوچ کر کرنا ثنائے کربلا
یہ عبادت ہے نہیں ہے کاروبار

ہے کرم شبیرؑ کا مجھ پر نقیؔ
میں بھی ہوں شبیرؑ کا مدحت گزار



مشکلوں میں رہتا ہے میرے لبوں پر عسکریؑ

ذکر تیرا کرتا رہتا ہوں میں گھر گھر عسکریؑ

ڈوب کر پانی کے اندر جو مرا فرعون تھا
کھیلتے ہیں دیکھ لو پانی کے اوپر عسکریؑ

لکھ رہا ہوتا ہوں میں جب آپ کی مدحت تو پھر
دل کو ملتا ہے سکوں میرے برابر عسکریؑ

دہر میں جب آپ آئے تب نقیؑ نے یہ کہا
آ گئے پھر سے حسنؑ دنیا میں بن کر عسکریؑ

کون روکے گا بھلا جنت میں جانے سے مجھے
ہے محبت آپکی اس دل کے اندر عسکریؑ

عسکریؑ کی شان میں کافی ہے یہ جملہ نقیؔ
رہ چکے ہیں بارہویں رہبرؑ کے رہبر عسکریؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



نعتِ نبیؐ پڑھوں کہ میں قرآن عسکریؑ

دونوں میں آپ ہی کی تو ہے شان عسکریؑ

قرآں سمجھنا ہو گیا آسان اب بہت
کونین میں ہیں وارثِ قرآن عسکریؑ

روضہ ہو آپ کا مِری آنکھوں کے سامنے
ہو جائیں گے قبول سب ارمان عسکریؑ

آغوش میں امام نقیؑ کی وہ آ گئے
بن کر حسنؑ کی دہر میں پہچان عسکریؑ

دربان اپنے در کا بنا دیجئے امامؑ
یہ کیجیئے فقیر پہ احسان عسکریؑ

وارث ہیں آپ احمدِ مرسلؐ کے یا امامؑ
کتنی بلند آپ کی ہے شان عسکریؑ

شاعرِ اہلبیتؑ سید محمد نقی نقوی



کتنے کئے ہیں ظالموں نے ظلم آپ پر
گھر آپ کا تھا آپ کا زندان عسکریؑ

ہو جائیں خوش نقیؔ سے امامؑ اور پنجتنؑ
کیجے عطا کی مجھ پہ وہ باران عسکریؑ



زباں کریں مجھے ایسی عطا علی اکبرؑ

کہ آپؑ کی کروں میں بھی ثنا علی اکبرؑ

ہے پالا شاہؑ نے قاسمؑ کو اپنی گود میں اور
حسنؑ کی گود میں تو ہے پلا علی اکبرؑ

شجاعتیں تیری حیدرؑ سے ملتی ہیں لیکن
نبیؐ سے حُسن ہے ملتا ترِا علی اکبرؑ

جو دیکھا رن میں تو کہنے لگے یہ سب شامی
کبھی رسولؐ کبھی مرتضیٰؑ علی اکبرؑ

جو دیکھا آپ کو کہتے ہیں رشک سے یوسفؑ
کہ حُسن میرا بھی ہو آپ سا علی اکبرؑ

ہے چہرا ہو بہو میرے رسولؐ کے جیسا
فقط یہ مرتبہ تجھ کو ملا علی اکبرؑ

علیؑ نے دے کے دعا سب عطا کیا ہے نقیؔ
قصیدہ لکھنا تھا عنوان تھا علی اکبرؑ



کیا کام عجب کر گیا پیغام حسنؑ کا

لیتے ہیں عدو خوف سے سب نام حسنؑ کا

چلتے ہیں فقط ایک ہی آواز پہ سب لوگ
لگتا ہے کہ نوکر ہے یہ کل شام حسنؑ کا

دنیا میں فقط اس ہی کو مل پائے گی جنّت
ہونٹوں پہ رہا جس کے سدا نام حسنؑ کا

ہاتھوں میں قلم تھام کے تحریر لکھی ہے
دشمن کو فنا کر گیا پیغام حسنؑ کا

ہر ایک ہلاکت سے اگر بچنا ہے تم کو
تو تھام فقط دامنِ اسلام حسنؑ کا

تاریکیاں رخصت ہوئیں پھر آیا سویرا
میں نے جو لیا نام سرِ شام حسنؑ کا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



جنت سے سرِ حشر نہیں ہوگا وہ محروم
وہ شخص جسکے دل میں ہے گلفام حسنؑ کا

زہراؑ کی نقیؔ یوں میں سناتا ہوں ثنائیں
ملتا ہے شب و روز جو انعام حسنؑ کا



مولا حسنؑ کا صدقہ ہے جو جاں بدن میں ہے

خوشبو حسنؑ کے عشق کی بکھری چمن میں ہے

تم چاہتے ہو روکنا جو ذکرِ مجتبیٰؑ
یہ ذکر ہر زبان پہ میرے وطن میں ہے

مجھ کو یقیں ہے پنجتن آئے سننے سب
مدحِ حسنؑ جو اس گھڑی میرے دہن میں ہے

زلفِ نبیؐ پکڑ کے یہ کہتے تھے مجتبیٰؑ
بس وہ نظامِ حق ہے جو دستِ حسنؑ میں ہے

مدحِ حسنؑ سناؤں میں زہراؑ کے سامنے
چھایا خیال بس یہی فکر و ذہن میں ہے

ذکرِ حسنؑ سے آلِ محمدؐ کو خوش کرے
شاعر جو اہلبیتؑ کا ہے اس لگن میں ہے

قاسمؑ کے واسطے سے دعا جب کروں نقی
کہتا ہے کوئی مانگ لے جو تیرے من میں ہے



زباں پہ آگیا جس دم تمہارا نام رضاؑ

دیا ہے زہراؑ نے انعام یا امام رضاؑ

تمہارا ذکر زمانہ مٹا نہیں سکتا
خدائے پاک نے تم کو دیا دوام رضاؑ

جو سکّہ آپ نے اپنا چلایا تھا اک دن
رہے گا پاس ہمارے وہ اب مدام رضاؑ

ہر اک وطن میں رہے گی علیؑ علیؑ کی صدا
چلا رہے ہیں جو دنیا کا سب نظام رضاؑ

کسی دوا سے شفا جو نہیں ہے پاتا پھر
شفا ضرور اسے دیتے ہیں امام رضاؑ

دعائے سیدہؑ پاتے ہیں مومنین وہ سب
تمہارا ذکر جو کرتے ہیں صبح و شام رضاؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



ہے مانگی ہر گھڑی میں نے یہی دعا ان سے
غلام اپنا بنا لیں مجھے امام رضاؑ

تمھارا واسطہ دے کر شروع کرتا ہوں
کیئے جو آپ نے آسان میرے کام رضاؑ

جناں تو مجھ پہ نقیؔ ہو گئی ہے اب واجب
لکھا ہے شان میں جب آپ کے کلام رضاؑ



حاکمِ شام کو لکھّی تھی جو تحریر حسنؑ

شام میں پوری کی زینبؑ نے وہ تقریر حسنؑ

نام سے آپکو بھائی نے پکارا نہ کبھی
بس امام آپ کو کہتے رہے شبیرؑ حسنؑ

لشکرِ شام پہ تلوار کے بِن حملہ کیا
کربلا میں یوں بنے اصغرِ بے شیرؑ حسنؑ

آپ کے حضرتِ عباسؑ بھی شاگرد رہے
کل جہانوں میں ہے یہ آپ کی توقیر حسنؑ

پہلے دشمن نے جگر کے کئے ٹکڑے تیرے
پھر جنازے پہ تِرے مارے گئے تیر حسنؑ

پھر جو لوٹا تھا جنازہ تِرا گھر کو واپس
دیکھ کر چیخ اٹھیں زینبِ دلگیرؑ حسنؑ

ابنِ زہراؑ کو نقیؔ، کر کے مسلمان شہید
بھول بیٹھے، کہ ہیں قرآن کی تفسیر حسنؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



دیکھو بالکل ہے مرتضیٰؑ قاسمؑ

حق ادا تم نے کر دیا قاسمؑ

شام والوں پہ چھا گیا قاسمؑ
ایسے عباسؑ بن گیا قاسمؑ

ہو کے قربان حق کی راہوں پر
شامیوں کو مٹا گیا قاسمؑ

بانٹتا ہے غریب امیروں کو
اتنا تو نے جو دے دیا قاسمؑ

خوش ہوئے مجتبیٰؑ ولادت پر
تجھ سا بیٹا عطا ہوا قاسمؑ

لکھے اشعار مدحِ قاسمؑ میں
مجھ کو شاعر بنا دیا قاسمؑ

لکھنے بیٹھا نقی تو مولاؑ نے
کام آسان کر دیا قاسمؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



حیدرؑ نے مشکلوں میں بھی تنہا نہیں چھوڑا

میں نے کبھی علیؑ کو بلانا نہیں چھوڑا

خیبر میں اگئے ہیں مدد کو رسولؐ کی
حیدر نے تو نبیؐ کو اکیلا نہیں چھوڑا

بچ کر علیؑ کے وار سے کفار بھاگ اٹھے
دشمن خدا کا کوئی بھی زندہ نہیں چھوڑا

مولاؑ کے ساتھ جائے گا جنت میں بس وہی
جس نے علیؑ کا ساتھ ہمیشہ نہیں چھوڑا

حیدرؑ کی مدح کی ہے تو شاعر بنا دیا
کرنا نقیؔ نے شکر کا سجدہ نہیں چھوڑا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



راہِ رب میں سر کٹایا اور لٹایا گھر حسینؑ

آپ نے ایسے بچایا دینِ پیغمبرؐ حسینؑ

مصطفیٰؐ کی دید کی تھی التجا جن لوگوں کو
دیکھا ہے ان لوگوں نے اب آپ کا اکبرؑ حسینؑ

کرتی ہے شانِ حدیثِ منیت یہ آشکار
تو ہے پیغمبرؐ سے اور تجھ سے ہیں پیغمبرؐ حسینؑ

کس طرح ہو گی جناں میں جانے خواہش مجھے
جب عزاخانہ سجا ہے آپ کا گھر پر حسینؑ

آپ کے در پر زیارت کے لئے آیا ہے جو
یعنی اس نے حج کئے ستّر وہاں جا کر حسینؑ

چاہئے جو کچھ جسے آجائے انؑ کے در پہ وہ
دے گئے بیٹے کسی کو اور کسی کو پر حسینؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



تم ہو قرآں کے محافظ حافظِ قرآں تمھیں
مارتے ہیں ہر طرف سے گھیر کے پتھر حسینؑ

قتل بھائی ہو گیا خیمے جلے چادر لٹی
ہو گیا برباد کیسے ہائے تیرا گھر حسینؑ

ثانیٔ زہراؑ نے پانی جب بھتیجی کو دیا
ڈھونڈنے نکلی سکینہؑ تربتِ اصغرؑ حسینؑ

بین وہ منظر نقیؔ کیسے کرے گا جس گھڑی
مرتضیٰؑ کی بیٹیوں کی چھن گئیں چادر حسینؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



گردن رہِ خدا میں کٹادی حسینؑ نے

ہمت جہاں کو اپنی دکھادی حسینؑ نے

مومن شہید ہو کے بھی مرتے نہیں کبھی
آیت سناں پہ آ کے سنادی حسینؑ نے

مٹی میں تو ملا نہ سکا مقصدِ حسینؑ
تجھ کو یزید خاک چٹادی حسینؑ نے

حاکم بنا جو پھرتا تھا تو اس زمین پر
سب ملکیت تِری وہ مٹادی حسینؑ نے

اپنا گلا کٹا کے سرِ دشتِ کربلا
توحید کی حیات بڑھادی حسینؑ نے

اصغرؑ مدد کو آ گئے اس دم حسینؑ کی
ھل من کی جس گھڑی تھی صدا دی حسینؑ نے

محشر کی دھوپ دور ہے، دنیا میں ہی نقیؔ
چادر ہمارے سر پہ اڑھادی حسین نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



انصار شہؑ کے کہتے ہیں تم کو سلام حرؑ

لمحوں میں ہو گئے ہو علیہ السلام حرؑ

اس واسطے بنے ہیں یہ مہمان شاہؑ کے
کرتے تھے اسمِ فاطمہؑ کا احترام حرؑ

اٹھیں گے دیکھ کر تمھیں عزت میں سب نبیؐ
بخشا ہے یہ بتولؑ نے تم کو مقام حرؑ

ہاتھوں کو باندھ کر وہ معافی کو آ گئے
بس ایک دن میں چھوڑ کے یوں فوجِ شام حرؑ

جب تم یہاں پہ آئے تو رومالِ فاطمہؑ
انعام میں یہ دیتے ہیں تم کو امامؑ، حرؑ

پانی ابھی نہیں ہے یہاں تم جو آئے ہو
ساقیؑ تمھیں پلائیں گے کوثر کا جام حرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



کیسے منائی جاتی ہے آزادی اصل میں
دنیا کو آپ نے یہ دیا ہے پیام حرؑ

سب انبیاؑ کھڑے ہوئے مسند کو چھوڑ کر
جس دم پکارا آپ کا محشر میں نام حرؑ

عزت حسینؑ دے گئے اتنی ہیں آپ کو
لب پر جہاں کے آپ کا اب ہے کلام حرؑ

دولت کو جائداد کو، سب چھوڑ کر نقیؔ
آ کر حسینؑ کے یوں بنے ہیں غلام حرؑ



ہیں قید میں پر خلق کے مختار ہیں سجادؑ

مظلومی میں بھی حیدرِ کرارؑ ہیں سجادؑ

منصب ہے امامت کا یہاں صبر میں ورنہ
شبیرؑ پہ جاں دینے کو تیّار ہیں سجادؑ

جب آپؑ نے خطبہ دیا تب حشر بپا تھا
خطبات سبھی آپؑ کے تلوار ہیں سجادؑ

کی مجلسِ شبیرؑ بپا شام میں جا کر
پہلے شہِ والاؑ کے عزادار ہیں سجادؑ

جو شام گیا لیکے انھیں کرب و بلا سے
اس قافلے کے قافلہ سالار ہیں سجادؑ

مولاؑ نے جہانوں میں ہے پھیلائی ہدایت
حق بات ہے یہ دیں کے مددگار ہیں سجادؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



کہتی ہے عبادت مری زینت ہے انہی سے
سجدہ یہ پکارا مرے سردار ہیں سجادؑ

یہ سن کے گدا اپنا بنا لیجے نقیؔ کو
پیش آپکی خدمت میں جو اشعار ہیں سجادؑ



کس طرح روک دیں ہم لوگ ثنائے عباسؑ

ختم ہوتی ہی نہیں دل سے ولائے عباسؑ

فاطمہ زہراؑ نے جب کہہ دیا بیٹا اپنا
کون پھر آپ کی عظمت کو گھٹائے عباسؑ

پوری دنیا میں ابھرتا ہے وہی شخص فقط
اپنا سر آپ کے در پر جو جھکائے عباسؑ

شور میداں میں ہوا آ گئے شیرِ خالقؑ
تھامے تلوار جو صفین میں آئے عباسؑ

میری تربت پہ میرا اتنا تعارف لکھنا
ذاکرِ سبطِ نبیؐ اور گدائے عباسؑ

آتے ہیں زیرِ علم ہوتی ہے راحت محسوس
مومنوں پر تِرے پرچم کے ہیں سائے عباسؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



کھینچ کے تیغ سے خط روک دیا ہے لشکر
یہ شجاعت ہے بھلا کس کی سوائے عباسؑ

شاہؑ کی پیاس پہ جب میں نے لکھے شعر نقیؔ
جام کوثر کا پلانے مجھے آئے عباسؑ



تو کہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے یہ در در جنت

ہے کہاں مجلسِ شبیرؑ سے بہتر جنت

ہم علیؑ والے ہیں جنت کے نہیں ہیں محتاج
بیچی بہلولؓ نے دنیا کو، بنا کر جنت

یوں ذکرِ علیؑ کرنے سے آئی خوشبو

کونین کے ہر کونے میں چھائی خوشبو

مدحت میں علیؑ کی نہ ہو کیسے مصروف
مجلس سے ہے خود خلد نے پائی خوشبو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



آتا ہے مشکلوں میں زباں پر علیؑ علیؑ

اپنے لبوں پہ رہتا ہے اکثر علیؑ علیؑ

سمجھے تھے تم کہ کر کے دھماکہ ڈراؤ گے
مولا مرا ہے فاتحِ خیبر علیؑ علیؑ

فرمانِ مصطفیٰؐ ہے یہ دونوں جہان میں
میرا وصی ہے میرا برادر علیؑ علیؑ

حسنینؑ کے ہیں بابا یہ غازیؑ کے ہیں پدر
ہم مومنوں کے مونس و یاور علیؑ علیؑ

مدحِ علیؑ کرو کہ ہے فرمانِ مصطفیٰؐ
پھر لب پہ میرے آئے نہ کیونکر علیؑ علیؑ

مدحت علیؑ کی کیسے بیاں میں نہیں کروں
میرے رسولؐ نے کیا گھر گھر علیؑ علیؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



جھولے میں چیرا کلّۂ اژدر کو جس گھڑی
تب ماں نے نام رکھ دیا حیدر علیؑ علیؑ

خیبر کی جنگ نے نقیؔ ثابت یہ کر دیا
کہتے ہیں مشکلوں میں پیمبرؐ علیؑ علیؑ



روانہ نہر سے جب شہؑ کے جاں نثار ہوئے

تو چاروں سمت سے عباسؑ پر ہیں وار ہوئے

لگا جو گرزِ گراں آہ سر پہ غازیؑ کے
ندا حسینؑ کو دی آقا ہم نثار ہوئے

دبا کے دانتوں میں مشکیزہ پھر بھی بڑھتے رہے
پہ حملے تیر کے غازیؑ پہ بار بار ہوئے

علیؑ کا شیر تھا خیموں کی سمت جانے لگا
ہوئے ہیں بازو قلم تیغ کے جو وار ہوئے

چھدی جو مشکِ سکینہؑ تو رو دیئے سقاؑ
بہا جو پانی تو عباسؑ اشک بار ہوئے

ہوا تھا آنکھ میں پیوست تیر غازیؑ کے
تو اس گھڑی شہِ مظلومؑ بے قرار ہوئے

نقیؔ حرم میں قیامت تھی جب علم آیا
حرم سکینہؑ کے نالوں سے سوگوار ہوئے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



اس پہ تو مہربان ہے اکبرؑ

کہ نقیؔ مدح خوان ہے اکبرؑ

وہ وطن میں سنی ہے صغریٰؑ نے
تم نے دی جو اذان ہے اکبرؑ

ازن تجھ کو حسینؑ دیں کیسے
تو تو زینبؑ کی جان ہے اکبرؑ

نورؑ شہہؑ کا گیا ترِے غم میں
تو شہِ دیںؑ کا مان ہے اکبرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



لیٹے لیٹے جو کیا وار علی اصغرؑ نے

ظلم کو کر دیا مردار علی اصغرؑ نے

نامِ سقائے سکینہؑ جو لگاتے ہیں سبیل
ایسے بچوں سے کیا پیار علی اصغرؑ نے

حرملا وقت کے مرحب کی طرح مار دیا
وارثِ حیدرِ کرارؑ علی اصغرؑ نے

اشقیا رونے لگے پھیر کے اپنا چہرا
مسکرا کر یوں کیا وار علی اصغرؑ نے

خشک ہونٹوں پہ زباں سوکھی پھرا کر رن میں
تیر و خنجر کئے بیکار علی اصغرؑ نے

مدح خوانی کیلئے تجھ کو نقیؔ بخشے ہیں
لیکے عباس سے اشعار علی اصغرؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی



خلدِ بریں ہے ایسے کمائی حبیبؑ نے

دو بار شہہؑ پہ جان لٹائی حبیبؑ نے

دنیا میں منزلت وہ کوئی پا نہیں سکا
جو منزلت حسینؑ سے پائی حبیبؑ نے

میثمؒ علیؑ کی شان سناتے ہیں ہر جگہ
اور مدحتِ حسینؑ سنائی حبیبؑ نے

اللہؐ کے حبیبؐ سے پائی ہے دادیوں
خاکِ حسینؑ سر سے لگائی حبیبؑ نے

جنگِ حبیبؑ دیکھ کہ مہدیؑ نے یہ کہا
بننا ہے اب تو میرا سپاہی حبیبؑ نے

شہہؑ نے نقی حبیبؑ کو خط سے بلایا ہے
عزّت زیادہ سب سے ہے پائی حبیبؑ نے



موسم پھر آگیا ہے سہانا غدیر کا

لکھنے لگا ہوں پھر سے قصیدہ غدیر کا

بھائی نبیؐ کا بن گیا مولا غدیر کا
ہو گا جہان بھر میں یہ چرچا غدیر کا

حیدرؑ ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
یہ کیسے سہہ رہا ہے وہ بکرا غدیر کا

پہلے مباہلے میں اٹھایا حسینؑ کو
ہو گا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا

چہرے دکھے بنے ہوئے لوگوں کے کچھ مجھے
منظر جو میں نے غور سے دیکھا غدیر کا

مجھ کو مقصرین کی پہچان ہو گئی
میں نے لگایا جب سے ہے نعرہ غدیر کا



اہلِ سقیفہ چہرہ چھپانے لگے تمام
میں نے کبھی جو واقعہ چھیڑا غدیر کا

اس نے مقصروں کو جلایا ہے اس گھڑی
منظر نقیؔ کو یاد جب آیا غدیر کا



آج احمدؐ کے لبوں پر کیا حسیں اعلان ہے

بن گئے مولا علیؑ اللہ کا احسان ہے

ہے تمازت شمس کی اور ہے تپش اعلان میں
اور یہ بھی دیکھئے تپتا ہوا میدان ہے

بھاگنا تھی جن کی عادت بھاگتے وہ کس طرح
ان کے پالاں سے بنا جو منبرِ پالان ہے

حکمِ خالق سے علیِ مرتضیٰؑ مولا بنے
جو انھیں مولانہ سمجھیں اصل میں شیطان ہے

آؤ سب دنیا کے بندوں اس غدیری راہ پر
خلد کا رستہ یہاں سے تو بہت آسان ہے

ہے علیؑ دنیا کا مولا اور ہے بھائی مرا
دو جہاں میں یہ رسولِ پاکؐ کا فرمان ہے

منقبت لکھتے جو رہتے ہو علیؑ کی شان میں
جان لو تم اے نقیؔ، مہدیؑ کا یہ احسان ہے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی